

شہری گیوچر

دسمبر ۱۹۸۹ء، تاریخ میں باہم معنی ایک یادگار تسلیم کیا جائے گا کہ اس میں بہت سے ممالک ہیں حیرت انداز ناقابلِ یقین تبدیلیاں سامنے آپنی ہیں، ان تبدیلیوں سے متاثر ایشیا بھی ہوا ہے اور یورپ بھی، وہ ممالک بھی ہونے ہیں جہاں مغربی طرز کی حکومت تھی، اور وہ ممالک بھی ہوتے ہیں جن کا عالم اسلام سے تعلق تھا اور وہ ممالک بھی جہاں کیوں نہ زم کا اسلط تھا، اور وہ ممالک بھی جو سو شدت کھلاتے تھے، چیکسلوواکی، اسٹرالیا، جرمنی، جہاں کے عوام کیونٹ نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہیں۔ اور تھا اپنے من توڑ ڈالے ہیں اور تاریخ کی بے شری ناصلانی یعنی تقسیم برلن، دیوار برلن پاریفت لائن کی طرح باول کی دیوار تباہت ہو چکی ہے، اور مشرقی جرمنی کے عوام مغربی جرمنی کی جانب پہنچ رہے ہیں۔ اور چیکو سلوواکی کے عوام نے بھی دیساہی منظاہرہ کیا جس طرح کا مشرقی جرمنی کی قوم کو رہی ہے اور جس کے نتیجے میں اقتدار ہیں تبدیلی آئی ہے، اور اسکے تبدیلی کا استارڈاڈر دباؤ پڑا کہ ان ممالک میں علم ان جماعتیں، کیونٹ پارٹی کے خلاف اور پولٹ یورڈ میں تبدیلی ہی نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف منظاہرہ ہوئے ہیں، اور جمہوری ہنر کی حکومت اختیار کرنے کا مطالبہ ہو رہا ہے، جس میں آزاد اور غیر عابندار انتخابات ہوں اور دستور میں تبدیلی ہو، اور اقتدار پرے کیونٹ پارٹی کی اجازہ داری ختم ہو۔ اس سے بھجوہ ہو کر حکومت نے غیر کیونٹ عناصر کو اپنا شریک بنایا ہے، مگر یہ اس پر رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔

رسوں جو کیونٹ زم کا مکتبہ دہان مختلف جمہوریتوں میں تبدیلی نظم کے مطابق بڑھتے جا رہے ہیں۔

جلس ادارت

شمس الحق سندوي
محمود الأزهار سندوي

خط دکتابت کا پتہ
میجر تحریت پاسٹ بگس ۱۲
ندوہ اسلامار، کھنڈو، ایڈ

ترتعان

پچاس روپیہ	سالانہ
چالس روپیہ	ششماہی
۲ روپیہ	نی شمارہ

پیر و ملک

۲۵	دالر	ایشیائی مالک
۲۵	دالر	افغانی مالک
۲۵	دالر	یورپ مالک

مکتبہ ملی

ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات
لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر "تعریجات"
کے پتہ پر رد اسنے نہیں

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے
تو اس کا مطلب ہے کہ اس تھارہ پر آپ کے
چندہ ختم ہو چکا ہے لہذا آپ اگر یہ پا ہے
ہیں کہ دین دادب کا یہ فadem ندوہ العلما
کا ترجمان آپ کی خدمت میں بھیتا رہے
سالانہ چندہ مبلغ اپنائس رہیے ارسل
فرمائیے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ
یا خط صحیح و قلت اپنا خریداری نہ بر لکھو
۔ ش بھولیں ۔

الـفـ سـيـدـىـ الـأـجـلـ الـعـالـمـةـ الـدـاعـيـهـ الـمـوـهـرـ الـجـبـ مـرـلـاتـ الشـيـخـ أـبـىـ الـحـسـنـ عـلـىـ الـحـسـنـىـ الـنـدوـىـ اـطـالـ اللـهـ بـقـاهـ فـىـ عـافـيـةـ وـسـرـورـ وـنـعـمـةـ وـحـبـورـ. اـمـتـاعـالـلـاـسـلـامـ وـالـمـسـلـمـيـنـ بـهـ وـجـهـ مـاـلـهـ. وـازـدـيـارـ وـتـزـوـادـاـمـ آـثـارـهـ وـمـأـشـرـهـ (آـمـينـ) مـنـ مـحـبـ

مشاعر کے خطوط

ساحة لآخر لـ**الكريم**. داعية الامام، والذاب عنه
بساته وقلمه، يجمع بين الادراك السليم والتطبيق الحكيم
سالمة الدوحة النبوة والمعترة المصطفوية، العالمة

امید ہے کہ آپ، آپ کے تمام احباب اور اہل تعلق بخیر و عافیت ہوں گے۔
صحت دا طینان قل نعیب ہو گا۔ آپ کے نیاز مند عزیزی سعید ملہ کے ہاتھوں
درست کے ساتھ آپ کے قسمی تصنیفات میرے درکابوں کے نفیس ہے ملے، ایک
دور الحدیث الشریف فی تكوین المناخ الاسلامی و صیانته، اور دوسرا "الا
اسلامی دشکر ت دنخا اجڑہ"۔ پہلی کتاب پڑھ کر ایک نعمتِ عظیٰ سے بہرہ در جہ
صحیح محدث جیل عبدالله بن عمر نے اپنے شیخ جیل القدر تابعی شیخ مدینہ تیمیں بن سعید
کے متصل جنمایا تھا۔ اس کو یاددا رہا، انہوں نے فرمایا تھا:

لے سعل جو مایا بھا۔ اس بیویاد دلاریا، اصولے فرمایا ہا:

"یحییٰ بن سعید ہم سے صدیت بیان فرمائے تھے ایسا معلوم ہوتا کہ موئیوں کی بارش
والہ تعالیٰ آپ کی باتیں ہمارے لئے ایسی ہی ہیں۔ شکر اس خدا کا ہے جس نے آپ کو یہ
دی اور اس پر قادر بنایا۔ اس کام کے لئے آپ کو منتخب فرمایا، اس کی قوت بخشی، اور
شکریت میں ہماری تاریخ کے روشن دشاندار علمی صفات دکھائے۔ عالی مرتبہ علی
سلف کی یاد تازہ کی، آپ اکھم اللہ ان اسلام کرام کو یاد دلانے کا باند نمونہ ہیں جن
میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی محبت پیدا فرمادی تھی۔ اور اللہ کی محبت کے
انھیں لوگوں میں محبوب بنادیا تھا، آپ کا اس عالی نمونہ کا ہونا کوئی انوکھی بات نہیں
اور گھنے سائے درخت کی شاخیں تازہ ہری بھری اور شاداب ہی ہوا کرتی ہیں، وہ
دیگر کو اسی عطر برسی سے معطر کر تارستا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی عمر دراز فرمائے اور آپ کا دجود با بر
مصلحتہ دراز تک قائم رکھئے کہ بہم کو اس چشمہ مانی اور کوثر سے اللہ تعالیٰ
کے سامنے کو نوازتا ہے جب وہ صدق دل اور رجوع و اناہت کی کیفیت کے سامنے
سوال پھیلاتے ہیں۔ دوسری کتاب کو انشاء اللہ پڑھوں گا اور اپنے علم و عقل اور طریقہ
اسے فائدہ اٹھاؤں گا۔ صحیح ریخ مر جملنے کے ساتھ میں میر جسے مسلمان اور ادب اسلام کو نہ کرنے والے مندو

بڑا حسن اور حصہ ہو گا اب اسلامی کی تجدید اس کو قوت پہنچانے اور اسلام کی تشریف
صحیح راہ اپنانے کی ریخت اول ہے اور خوب بے خدا کا فضل ہے کہ آپ کا فلم
چلتا ہے اور شہد غالیہ کی طرح شفا کا کام دیتا ہے اور رزخم کا مرہم ثابت ہوتا
دین کی لفڑی پیدا کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ایسے فضل دکرم سے خرچ کرنے والے کو بڑا
اور ہم کو اپنے نیک بندوں سے استفارہ کی توفیق بخش، اس موضوع کو مرید طال
گوریاتم تھا ہوا اور دل بیاربے بلنگڑا آدمی تیز روکو کیسے پا سکتا ہے۔ میر
سے بہت بہت شکر قبول فرمائیں۔ اور میری کھم دری دکوتا ہی کے صرف نظر فرمائیں

ادقات کی اپنی دعاوں میں یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ نظر۔ انش رالہ جد علیات ہوگی۔
سلام صیلک در حمۃ اللہ
صلی اللہ علی مسیح ابوعہب

میں اور میرے احباب اس بات
کے مشتاق ہیں کہ مہندوستان کی نرم خدمت
ہواؤں سے لطف انداز ہوں نیک اور ملکھنگی
بھروسہ نکوں اور نندوہ اعلیٰ علماء کی بصیرتی
خوشبو کامرا لیں جو بیمار کو شفا اور تعلیم
ہائے کو قوت بخشی کے۔ اور شاید تقدیر الہی
کا یہ فیصلہ ہے۔ دارالعلوم کی کتب خانہ
کی بنیاد رکھنے کے شرف سے بھی آپ
لوازیں گے۔ اور خدا آپا یا تو اس کی سرمنتی
میں بھی حاضر ہوں گا اور یہ خدا دندن قدوس
کے لئے بچوں بھی مشکل نہیں۔

برا درم آپ نے یہی حضرات سے
خط دکتابت کرتے دفت فکری درود عاصی
دولازی طرح کا لطف محسوس کرتا ہوں جسیں
ہم ایک دوسرے سے مسلمانوں کی موجودہ
حالت کا شکارہ کرتے ہیں، اور اس طرح

آپ کے لطیف معانی سے لمبہ نی خط
مورض ۲۲/۹۸ کو نہایت خوشی و سرگشی
کے باعثوں سے یا، آپ نے اپنے اس بھائی
(یعنی میری) کی جو تعریف کی ہے اس پر میں
آپ کا شکر گذار ہوں، بلند مقام پا کیزہ دل
حضرات دوسرے لوگوں کو بھی اپنے بیک جیسا سمجھتے
ہیں اور ان کو بھی اپنے بھی ڈھنڈ پر چلاتے
ہیں اشہد تعالیٰ ہمیں آپ کے حسن و نیتن کے
مطابق بنائے، اور ہم سب کو آرزو دتنا
لکھ دیجئے کہ توفیق بخوبی یعنی یہ کہ مسلمان
بچہ سے اسلام کی بہاف رجوع کریں،
اسکو تمجیدیں اور اس کی طرف متوجہ ہوں اور
زندگی سے اس کو تطبیق دیں، زندگی کے مختلف
میدانوں میں تربیت کے سلسلہ میں شاہزادین
فائدہ فہار اور انبیاء و ائمہ و ائمہ قوانین کی تقدیم
کے بھیں۔

برادرِ ذی دقار ! میں اور سیدِ تمام
ساتھی جن کو میں نے آپ کا گرامی نام سنایا
آپ کے نظر سے ملکیت سے منسلک ہوئے
آپ کی صحت کے لئے خود دعا گیا اور دوست
داجا بے بھی کھا کر بارگاہِ نداءِ نبی میں
کرکے گردانگوڑ کر کر آپ کی صحت کے لئے دعا
کریں تاکہ آپ دھوتِ اسلام کے میدان
میں اپنا جہاد باری رکھنے پر قادر ہو سکیں
گفتلوں اور نظریوں کے ذریعہ بھی تضییقات
دکا بچوں کے ذریعہ بھی کاظمینوں میں اپنی
حکمت و احصابت رائی کے ذریعہ بھی جس میں
آپ شریک ہوتے رہتے ہیں ۔

ابو بکری کے میں اور ابو جعفر عسکری کے تاریخی مصنوعی میں جو شوال ۲۹۰ھ میں تقدیر ادا تھا، تشریف لائے اور داہم مدمود احمدی کے کتب فائدہ کی حادث کا سلسلہ ہے۔
عمر بن ابی داؤد جو پڑیتھیم، عازماں وہ صافرین کو اب جو یاد ہے، اگرچہ اس حادث کی تکمیل بھرپوری، اور ۵۰۰ جزوی لا ادل اگرچہ بحث ادار علارشیل کے، میں سے اس کا انتباہ ہوا۔
فہرست میں کوئی رسمت نہ ملے اور کروٹ کروٹ پریس بیکٹ۔

الْمَلِكُ الْعَظِيمُ

مولانا عبد البارى مزرو

زیر نظر مضمونِ ذکر شد یہ عبیدالحسنؒ سال ناممودۃ اسلام پر ان کے
رفیق جاپ مولانا عبدالباری موسیؒ کے قلم سے ہے جو فالب انھوں نے ذکر ماحصلہ کئے
دقائق کے بعد ہی لکھا ہے کہ، کسی دبیر سے اس کی اشاعت نہ ہو سکی، لیکن دوں قبل ان
کاغذات میں یہ مضمون ٹلا، اور مولانا نام حوم کے صاحبزادے نفضل اب رائی ماحصلہ
“تغیر حیات” کر دیا۔ ادارہ موصوف کے شکریہ کے ساتھ اس مضمون کو شائع کر رہا ہے۔

اس کے ظہور کا کیا سوال، آگے ایسے قلب
قابل کی شنیدہے زیادہ دیدہ پھر
ترجمانی ہے،
ڈاکٹر صاحب کی معصوم صورت
کی نفس زیارت کے موقع کوئی، سما
پہلے مل رہے تھے، دارالعلوم
ندوہ کے وہ باضابطہ طالب علم تو ایک
دن بھی نہیں رہے تھے، لیکن یہ نام و
نہادندوی جب ابتدائی درجوں میں تھا
تو وہ بخی طور پر وہاں کے بعض استادوں
سے پڑھنے آتے تھے، اس وقت بھی
معصومانہ متانت کارنگ یہ تھا کہ اس
اپنے کام سے کام تھا، سیدھے سر جھکا
استاد کے پاس آتے اور پڑھ کر چلے
جاتے، کسی دوسرے طالب علم سے
بات تک کرتے کم دیکھے جاتے، یاد
نہیں ابتدائی ہوئی، ہوئی یقیناً میری
ہی طرف سے ہو گی، مگر ملنا جدنا اب
سے غالباً ۲۰۰۳ سال قبل اپنی طرح شروع
ہو گیا تھا، ادر ۲۰۰۳ سال قبل تعلقات
انتہے پڑھ پڑھ کر حضرت والد مرحوم
جب ۱۹۷۶ء میں نہایت تشویشناہی طلاق
کے حال یہی منج سے واپس آئے، تو
پہنچوں مستقل اسلسل ڈاکٹر صاحب
ہی کے زیر علاج رہے، اب تعلق ہجر
حد تک پڑھ چکا تھا، اس کا اندازہ اگر
سے پور سکتا ہے کہ وہ فیس یعنی کافی
کر سکتے ہی میں با وجود پوری وسعت جو
چاہنے کے عیش کرنے کی بہت کر سکتا
ابتدائی علاج میں قریب قریب
روز ہی زحمت فرمانا پڑتی، مگر میوں کا
زمانہ تھا، بعض دن مطب کے بعد تشریع
لامسے، اور شیک دوپہر میں واپسی
بجائے والد بھی کے کرو میں آرام فرمے
اور عصر کے وقت تشریعت سے بجا

کسی ازان کو جب پوری سچائی
ساختہ بھی فرشتہ یا فرشتہ صفت
باتا تا ہے، تو مطلب اس کی نیکی و
یقینیت کا بالغہ کے ساتھ اظہار ہوتا
ہے، درز کہنے والا خود اس کی کچھ نہ
تری مکرور یوں کو جانتا ہے، مگر اس
ہومانہ فرشتہ صفتی کے مقابلہ میں
ظرانداز کرنے کے قابل ہوتی ہیں
بے دالا جھوٹا نہیں خیال کیا جاتا ہے
برابر العد حقیقت واقعہ کو کامیاب ظاہر
کرنے کا ایک طیغ عنوان ہوتا ہے، لیکن
حدت الحمر کے قریب سے قریب
ذات پر بنی ایک ایسی ملکوتی ذات
دکر کرنا ہے، جس کی نسبت بلا بانی
 بلا اشیہ سمجھو میں نہیں آتا کہ ان
لاملک کریم کے سما۔ کہا کیا
 مراد حضرت مولانا فاضل شریح سید
علی ناظم ندوہ العلماء کی شخصیت ہے،
لشمن قده درفع درجات، انسان کے
شتر ہونے کے لئے ہی کیا کم ہے،
ہ اپنے اختیاری اعمال و افعال میں
لے لڑے معاصی دنکراتے
کی حد تک محفوظ ہو، باقی قلبی خطرات
اس کا اختیار ہتھیے اور نہ مسئلت د
لذت ہیکن حضرت مرحوم کی نسبت فرمائی
حضرت گیلانی مرحوم کا کئی مہینے
کے زیر علاج رہنے کے بعد یہ تاثر
کو ہوا کہ زندگی میں ایک ایسے
شخص کو دیکھا جس کے قلب پر بھی
صحت کا خطرہ نہ گزرتا ہو گا، لیکن
فرما حضرت تو مینوں کیا سالہ سال
کے گونا گون تعلقات میں بھی اس کا تاثر
کا تجربہ میں روز افڑوں ترقی ہی پائی،
جس قلب میں صحت کا خطرہ تک
کہ غرس پوتا ہو، اس کے قلب میں

حضرت مددح گو بہت قریب
جانے بھا نے کی ابتداء والد مر ج
کے اس معا الجہ کے دوران ہی
ہوئی، پھر ان ۳ سالوں کی طور
مدت میں خاندان بھر کے ادرس
برٹھ کر خود اس دائم المرض کے
معانج ہی کی حیثیت سے جیسے ج
ان کے تجربات آخر وقت تک ہو
رہے، اس کی منال میں وہ آپ ا
لے۔ خود اپنی ہی بیماریوں میں پور
احمد آباد (جگرات) حیدر آباد اور د
لکھنؤ کے جانے کتنے حلیموں ڈاک
کے ہاتھوں میں پڑنا پڑا، مگر جیسی تو
ذمہ داریوں اور صدر دیوں کا انتہام د
اپنے پرائے ہر ایک کے علاج میں ذا
صاحب کے اندر پایا، دوسری منال
میں نہیں آتی، بعض مرضیں مجھے سے
چلپتے تو کہتا کہ بھانی ڈاکٹر عبدالعلی کہ
ڈاکٹروں و حلیموں پر قیاس بالکل زکر
ذان کے پاس تک کسی سفارش
ضرورت ہے، وہ حسب ضرورت جتنی
سے اپنے غریزے غریزے اور دوست
دوست کو دلکھیں گے اسی سے اجنبی
اجنبی کیا دشمن سے دشمن کو لمبی-ہال
مریض ان پر اعتماد اور ان کی ہدایات
غسل جنائز یادہ کرتا ہے، اس کی طرف
توجہ لمبی آپ سے آپ اتنی ہی زیادہ
ہو جاتی۔ خود میرے خاندان میں
علاوہ حضرات والدین مرحومین اور بہ
سلیما کو ان کے دوست شفاف رجنا اعتماد
اور داد دیر بیز کی ہدایات کا حقنا اعتماد
تھا، دوسروں کونہ تھا، اس پر لمبی طبع
طبیات شفقت کی ناگواری لمبی ظاہر فرمائی
کہ مثلاً وقت پر حال لمبی نہیں ملتا، ورنہ بحال
خود اتنا خجال رہتا کہ لمبی وقت پر مناس
دوازہ بن میں نہ آتی تو فرماتے کہ کوئی
یا کتاب ریکھ کر بتاؤں گا، پھر خود لمبی
دن فوکی کئی دن کے بعد دداں تک سمجھوا
فرماتے کہ ہو میتو تھی کی دواؤں کا حال
ہی ہے کہ سارے باعثیک دوبار وقت دار
میں نہیں آتی۔ کتاب تک ریکھنا پڑتی
تب کچھ میں آتی ہے،

کے گھر پر جانے ہی کی فیس نہیں بڑی
مطب میں اتنی بندھ جاتی ہے کہ غر
غراہا کیا متسلط درجہ کے مریضوں
سے بھی ان سے علاج کرنا باہر
ہے۔ پوری توجہ فیس ہی والے
پاتے ہیں، قدرتہ بھی یہی ہونا چا
بے فیس والوں کی بعیرت کے مقابلہ
والوں کا حق زیادہ ادا ہو، اور آ
اس دو کاندھار از ذہنیت نے ا
ذمہ دار از شریف پیشہ کو ایسا کیا
ہے، کہ اسپتال جن کے ڈاکٹر تھے
کی پاتے ہیں کہ ان کی نظر مریضوں
مرض کے سوا ان کی جیب پر مطلق
ان میں بھی بہوں کے متعلق آپ
کہ اسپتال میں ڈاکٹر صاحب کی تھے
چاہتے ہو تو پہلے کم از کم ایک مررت
فیس دیکر ضرور دھنالو، نر سور
کی توجہ بھی کچھ اور نہ ہو تو کم از کم
وغیرہ تھے تھا لف تو چاہتی ہی بی
نام کے ان عوامی اسپتالوں میں
خوام ہی کے ساتھ جان لیو اتک
کے جو واقعات اتفاق انجاہ دیکھ
جاتے ہیں وہ بھی نسایوں کی ضرب المثل
مات دینے میں کب پیچھے رہتے ہیں
مرحوم ڈاکٹر صاحب کی اول
کے جو قلیل فیس تھی، اس میں کہ
کا خیال و سوال کیا ہوتا، بعض اب
پیتے مریض اس کو بھی ایسے حیلوں
سے میاں دیتے کہ گھر پر بھجوادی
بھر بھی نہیں کہ نہ وہ بھجوائے نہ ڈا
کی طرف سے تقاضا ہوتا، بلکہ دو
بلانے پر بھی خصوصاً اگر مریض کو
کھٹکیں ہو تو موصوف اتنے سر
نکے ہو سکے کہ محض فیس نہ ملنے
پرانکار فرمادیتے، مطب میں تنگ
مریضوں کو دو اتک مفت دی،
اس سے بڑھ کر یہ کہ مستحق مریض
دو اکے نلا وہ بھی مدد فرماتے، ا
کس طرح فرماتے، اس کی ایک
ایک غیر مسلم شریف مرٹر ناقہ کی ط
دنات کے بعد ہی اخبار میں پڑھیں گے
کے بہاں کسی مریض کو دیکھنے کے
لئے کے بجائے دس روپیہ کا نو
آئے، وہ کچھ گئے کہ یہ کام تو ڈاکٹر
ہی کا ہے، دا بس کرنے لوٹے، ج
اس قسم کا ملاکہ یہ ایسہ ہی جانتا
کس کام کے لئے اس نے آپ
بھوکھ کر اس سے کہ ڈاکٹر

کار د علیل ہے، پھر دونوں کے مشود
سے اس کے تواریخ اور دل کے املاکشن کی
بہت سچے، کوئی نفع محسوس نہ ہوا، اب
دوسرے ڈاکٹر خانہ ہمارے ڈاکٹر صاحب
سے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ کوئی اور
علاج تو ہمارے بھال اس کا ہے،
نہیں، انھیں اعلیٰ شنوں کو پھر دوسری بحاجت
ہمارے ڈاکٹر صاحب خاموش رہتے
اور ان کے چلے جانے کے بعد فرمایا کہ
کچھ بھی نفع ان سے معلوم ہوتا تو مزید نفع
کی توقع کی جاتی، اب ہو یوں سمجھک
کرو، سمجھا کہ غائب خود ہی کریں گے۔ مگر
نہیں۔ ایک دوسرے ڈاکٹر کا بہ نیا وہ
فرمایا کہ ان کے دادا الکڑ سے آئے تھے
تین پشتول سے ان کے پہانچ تجربات
کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کو اسی وقوع
بلایا گی، حال سنا، دوادی، ابھی ایک
بی خور اک استعمال کی بھی کر جنہوں نے
بی میں کچھ فرق محسوس ہونے لکھا، خدا
ہوا وہ ہم ہے، آخر دو لاکوئی جادو تو نہیں
مگر ۲۰ لمحے کے اندر اتنا نہیں ایک فرق
بوگیا کہ دہم کو جادو ہی مانتا ہے، اور سبق
عشرہ بیجہ دشہ بھال ہو گی، پھر کیا تھا میرج
کو مسیحا باتھ آگی جس کو جو شکلیت تھی
سب ہی ان کے پاس دوڑ پڑے، کسی
کو بچھتے ہوا، جادو بھل نہ شافی الا ہو
کی مشیت کے بغیر جادو کا کام کیے کر
سکتا ہی اور اسی کرامانی تجربہ — بہرن
شکایت ہے، یہ سے خود ڈاکٹر صاحب ہو یوں سمجھ
علاج ہی فرماتے رہے۔ جب نفع کے
صورت نظر ن آتی تو میرج کل کام کے ناک، کام
کی خصوصی ہے کو دکھلانے کا مشورہ دیا وہاں کی
بجا زیادتی ہونے میں قوبی کی بہت سی ہے یہی تکہ اسے
ماہر خوبی بخی ڈاکٹر سے جمع کر لیا، فیصلہ اور دو دن کی نور
سیکڑہ دل تک گئی ہو گی، مگر مرض بڑھ
گیا جوں جوں دوائی یعنی کہ اب
سیکڑہ پاس رکھی رہی اور کام کیوں کا
کام بھی صرف انہوں سے یعنی پڑتا اور
تھک کر آخر ہمارے ڈاکٹر صاحب نے
ہو یوں سمجھک کا مشورہ دیا، البتہ بخاہی
کسی پیشہ در کے مرحوم پھودھری فیصلہ
صاحب ایڈ دکیت کا فرمایا کہ کوئی باقاعدہ
مطلب تو نہیں کرتے لیکن ان کی نظر
کتابوں پر بہت بے اور ضرورت اسی
کی ہے کہ تمہارا حال ہی نہیں بظاہر موجود
مرض سے عیار متعلق مالات داماغن کا تھیں سبھی کو
اور کتنی میں درج کر دو اعلوم کی جائے
جس کی توقع کسی پیشہ در سے نہیں، وکھا

آپ نے "موناٹ" دعا بجانہ ذمہ داریوں
کی تکاہ ڈاکٹر صاحب کی کہاں کہاں تک جاتی
تھی، جو دھری صاحب موصوف یوں بھی
دوسرے کے کام آئے والے پڑے
با خلاص و چورش مدھی آدمی تھے، پھر یہ سے
مکتب کے ساتھی اور بیچاگ سال سے
بے تکلف دوسرت بھی تھے، میرے حالات
بیوی کو پوچھ کر اور کتابیں دیکھ دیکھ کر کوئی
ذریعہ دو گھنٹے میں دو معلوم کی، اور
اپنے پاس کی سے ایک ہزار طاقت ایک خوب
کھلادی، کام بجا دو بی کا ہوا، نایاب نہیں
غالباً دوسرے ہی دن یوگی، اور دوسری
خوارک کی ضرورت پڑے بغیر تھوڑا بعد
ضرورت اتنی صاعتاً ازسر دو تو والیں مل گئی
کہ زندگی کے کام کا حج جل رہے ہیں۔
ظاہری اسبابِ محض ظاہری یا
ستھانی حیثیت رکھتے ہیں ہم یہ سمجھ کر
کے اس طبق کے اپنے پڑتے تجربات سے ایک
بات اور کچھ مس آفی کر قدر تک تفاہوں اور
خدا کی رحمت فلک اتفاقاً ضاری ہے کہ جس
طرح یکاریاں عام ہیں، آئئے دن امیر
غیر سب ہی کو ہوتی رہتی ہیں، اسی
طرح ان کا اعلان بھی آئی اور ہبہونا چاہئے
نہ کہ ایک مرد مرض کے نہ خصوصی مابین
طرح طرح کے امتحانات آئیں، قسمی قسمی
دواں، باتیں من بختیں بھرماں لکھ کر بیاڑیوں
سے ٹڑکرائیں تھیں اسی دادا دعا کی بیماری
کے بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و
رحمت کے کوششوں کا یہ ہبہ موسیٰ سمجھ کر
طريق علاج خوب ہی نکال دیا۔
کہ جب وہ نفع و تقدیر دینا چاہتے ہیں،
تو بے قیمت کی دوائیں محسن دوائے کے
نام سے ایسی شفائدے دیتے ہیں کہ
قسمی سے قسمی دوائیں آپ نے اور پر
ہی دیکھا کر دیکھتی رہ جاتی ہیں۔ سید قیمت
ایسی کر آج کی ہر گیر گرافی کے دور میں
بھی ایک ڈرام دو صرف یعنی پرسہ میں
آتی۔ اور ہفتواں جلتی ہے، اصل
میں سب اسباب کے غیب میں
ہونے کی وجہ سے اس شہادتِ عالم اسباب
میں جس طرح ہر چیز کے لئے کوئی نہ
کوئی اسبابی و استھانی حیلہ دو سلط
ضروری ہے، اسی طرح یہ سارے یوں
میں بھی کوئی نہ کوئی دوائی پہنچ نہیں
کی تسلی کے لئے ضروری ہے، تو وہ
اسکی مادی اور قیمت ہو سو بھی کی سی
وائے نام کیا نہ ہو نہیں کے، براہم ہو

